## 13621 ـ ہم بستری میں حساس الفاظ استعمال کرنا

### سوال

آدمی کا اپنی بیوی سے جماع یا ہنسی مذاق کے دوران کس حد تك استمتاع کرنے کے مسئلہ میں یا اگر خاوند کچھ کلمات سے لذت محسوس کرتا ہو تو ایك دوسرے کو یہ کلمات کہنا کس حد تك جائز ہونگے.
یعنی عام طور پر وہ کلمات کسی دوسرے کے سامنے نہیں کہے جاتے اور انہیں گندے کلمات شمار کیا جاتا ہے، جب ہم ذہن میں یہ حدیث لائیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گندے قسم کے کلمات ناپسند کرتے اور انہیں استعمال نہیں کیا کرتے تھے.
تو کیا اعضائے تناسل کے وہ نام لینے جو عام لوگ لیتے ہیں اور عورت کی شرمگاہ پر استعمال کیے جاتے ہیں، یا اس طرح کے دوسرے کلمات مرد کی شرمگاہ کے لیے بولے جانے والے کلمات کا بیوی کے جذبات کو ابھارنے کے لیے مندرجہ بالا حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے جائز ہونگے یا نہیں ؟
یا کہ انہیں خاوند اور بیوی کے مابین حرام جنسی تعلق کے ضمن میں شمار کیا جائیگا ؟ اس لیے کہ یہ واضح ہے جیسا کہ نصوص میں ہے مثلا دبر میں دخول .... اسی لیے اس قاعدہ کے وجود کی بنا پر اگرچہ اس طرح کے کلمات کو حرام کرنے والی کوئی دلیل نہیں بلکہ ہمیں چاہیے کہ ہم حد سے تجاوز نہ کریں، ہمیں حدیث یاد ہے جس میں بیان ہوا ہے کہ:
" حد سے تجاوز کرنے والے تباہ و برباد ہو گئے "
یا کہ گندے کلمات استعمال نہ کرنے والا عام قاعدہ مذکورہ بالا رائے پر منبطق ہوتا ہے، اگر تو معاملہ ایسے ہی ہے تو پھر میرا سوال یہ ہوگا کہ:
کیا آدمی بیوی کے ساتھ اعضاء تناسلیہ کے ناموں کا تبادلہ کر سکتا ہے مثلا شرمگاہ یا وہ عام الفاظ جو لوگوں میں معروف ہیں ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جواب :

الحمدللہ:

مسلمان کو اپنے سارے تصرفات میں عفت و عصمت اختیار کرنی چاہیے چاہے ان کا تعلق افعال سے ہو یا پھر اقوال

سے، لیکن اگر کسی مشروع چیز تك پہنچنے کے لیے ایسی چیز کا ذکر کیے بغیر کوئی چارہ نہ رہے جسے عام طور پر بیان کرنے سے شرم کی جاتی ہے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ ماعز اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث کی کچھ روایات میں ایسے الفاظ وارد ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے الفاظ سے صراحت کی جن سے عام طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صراحت نہیں کیا کرتے تھے.

لیکن اگر اس کی کوئی ضرورت نہ ہو اور نہ ہی وہ الفاظ حرام ہوں مثلا سب و شتم تو اس کی عدم صراحت بھی بہتر ہے، تو اس وقت یہ مکروہ میں شمار ہونگے، اور اہل علم کے ہاں تھوڑی سی ضرورت کے وقت کراہت ختم ہو جاتی ہے، اس بنا پر سوال میں جو بیان ہوا ہے اگر اولاد کی عدم موجودگی میں خاوند اور بیوی آپس میں الفاظ کا تبادلہ کر لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں.